کیفیت

تشریف آوری اعلی حضرت سراج الملۃ والدین

امیر سر حبیب اللہ خان جی - سی - ایم - جی

فرمانروائے دولت خداداد افغانستان

و حدود متعلقہ آن خلد اللہ ملکہ و دولتہ

در مدرسۃ العلوم علیگڈھ

محررہ و مرتبہ نواب محسن الملک بہادر

مطبع احمدی علی گڈھ میں طبع ہوئی

سنہ ۱۹۰۷ع

تشریف آوری

اعلی حضرت سراج الملت والدین امیر سر حبیب اللہ خان جی - سی - ایم -
امیر دولت خداداد افغانستان وحدود متعلقہ آن خلد اللہ ملکہ و دولتہ

در مدرستہ العلوم علی گڈہ

اعلی حضرت ۱۶ - جنوری سنہ ۱۹۰۶ء مطابق غرہ ذی الحجہ سنہ ۱۳۲۴ھ کے مدرستہ العلوم میں رونق افروز ہوے منجملہ ٹرسٹیون کے ۳۲ ٹرسٹی اور باہر سے معزز مسلمان اور مشائخ ۰۰ سے زیادہ اس موقع پر آے تھے - اسٹیشن سے کالج تک اور کے اندر و باہر شاہانہ تیاریان کی گئی تہین اور ہر جگہ ایسی آرایش کی گئی تہی کہ اس سے پہلے موقع پر نہین ہوی تھی -

اعلی حضرت کالج کو بطور تماشائی اور سیاح کے دیکھنے کے لئے نہین تشریف لاے تھے کی حالت تعلیم کی دیکھنا مقصود تھا - اور سب سے زیادہ اسبات کو جانچنا کہ اس کالج کے دینیات کی تعلیم ہوتی ہے یا نہین، اور ہوتی ہے تو کیسی - چنانچہ اعلی حضرت نے کالج کے دروازہ مین جبکہ ٹرسٹی اور دیگر معزز مسلمان آپکے حضور مین پیش کئے گئے تو فرمایا کہ ”مین نے کالج کے متعلق بہت سی باتین سنی ہین، بعض اسکے موافق ہین اور بعض مخالف، لیکن باتین زیادہ سنی ہین - مگر حضرت علی رضی اللہ تعالے عنہ کا قول ہے کہ سچ اور جھوٹ چار انگل کا فاصلہ ہے جو آنکھ اور کان کے درمیان ہے - کان سے مین نے سن لیا آنکھ سے دیکھنے آیا ہون، نواب محسن الملک بہادر نے اسکے جواب مین کالج کے فوائد ظاہر کرنا چاہا لیکن ہز مجسٹی نے فرمایا کہ ”مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید،، اعلی حضرت فرمایا کہ ”مجھ سے اس کالج کی بہت سی برائیان بیان کی گئین ہین،، نواب محسن الملک بہادر

نے اسکے جواب مین یہ شعر پڑہا۔

قیل ان الالہ ذو ولد — قیل ان الرسول قد کہنا
مانجی اللہ والرسول معاً — من لسان الوریٰ فکیف انا

یعنی لوگون نے خدا پربھی بہتان اٹھائے ہین کہ وہ صاحب اولاد ہی حضرت رسا
پناہ صلعم کوبھی نعوذ باللہ جادوگر کہاہے جبکہ خدا اور رسول بدگویون کی زبان سے
توہم کس گنتی اور شمار مین ہین" اس پر ہز مجسٹی نے فرمایا" سچ ہے لیکن جب تک کہ ہر چ
معائنہ اور ہر شخص کا امتحان خود نہ کرلون کالج کے متعلق مین ایک لفظ نہین کہہ سکتا۔ ا
بعد جو میری راے ہوگی اُسکا اظہار کرونگا مگر شاید میری راے تمھین پسند نہ آے" نواب
محسن الملک بہادر نے برجستہ جواب دیا کہ شب کی تاریکی کے بعد آفتاب کی روشنی
پسند نکریگا۔ ہز مجسٹی نے فرمایا" الاخفاش" یعنی چمگادڑ۔ نواب محسن الملک بہادر
عرض کیا۔

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم — چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

پھر اعلیٰ حضرت بیک منزل مین جو ہز مجسٹی کے آرام کے لیے تجویز کیا گیا تھا تشریف
لے گئے اور آنریری سکرٹری کو یاد فرمایا اور کالج کے تمام حالات دریافت فرماے اور آ
کہا" مین دو حیثیت سے کالج دیکھہ سکتا ہون ایک بطور ممتحن کے دوسرے بطور سیا
کے، پہلی حیثیت سے ضرور ہے، کہ ہر بات کی تحقیق و تفتیش اور طلبا کا امتحان کرکے میں
اپنی خالص راے ظاہر کرون، دوسری حیثیت سے ایک سیاح کی طرح معمولی اور رسمی طور سے
کالج کو دیکھکر رخصت ہوجاون، تم ان دونون باتون مین سے کس کو ترجیح دیتے ہو۔ مگر چونکہ
تمھین خوف ہوگا کہ نہ معلوم مین کیا راے ظاہر کرون اس لیئے شاید تم یہ زیادہ پسند کرو
کہ مین خاموشی کے ساتھہ کالج کی سیر کرکے چلا جاؤن" اعلیٰ حضرت نے باربار زور دیا کہ" میر
اچھی یا بری راے جو کچھہ ہوگی وہ پورے امتحان لینے کے اوپر منحصر ہوگی اور وہی مین صا

ظاہر کرون گا بلکہ اپنی راے تمہین لکھکر دے جاؤن گا تاکہ اُسمین کسی غلط فہمی اور
کی گنجایش نہ ہوسکے،، نواب محسن الملک بہادر نے جواب دیا کہ تمام ٹرسٹیان کالج نہایت
سے اسباب کو پسند کرینگے کہ اعلی حضرت بہ حیثیت شاہ افغانستان اور مذہبی عالم
کے پورا امتحان لین - اگر حضور نے کالج کو قابل اطمینان پایا، تو جو راے حضور ظاہر
ینگے کالج کے لیئے نہایت مفید اور ایک بے بہا سند ہوگی، اور تمام ہندوستان مین پھر
اس کالج کی تعلیم دینیات پر غلط الزام لگانے اور اُس کے بدنام کرنے کی جرات نہ کرسکیگا
اعلی حضرت کی نظر مین نقص معلوم ہوے تو اُن کا اظہار بھی آیندہ اُن نقائص کے دور
کے لیئے فائدہ سے خالی نہ ہوگا - اس لیئے ہم سب یہی چاہتے ہین، کہ اعلی حضرت
کی طرح دینیات کی تعلیم کا امتحان لین اور اُس کے بعد جو راے قایم ہو اُسے صاف صاف
یا کہ اعلی حضرت کا منشا ہو ویسے ظاہر فرمادین،،

معائنہ کالج

لنچ سے فارغ ہونیکے بعد اعلی حضرت نے کالج کا ملاحظہ فرمایا - اسوقت آنریری سکرٹری
پرنسپل اور خان بہادر محمد فضل اللہ خانصاحب جائنٹ سکرٹری ہمراہ تھے
خان بہادر ہر ایک چیز اعلی حضرت کو دکہاتے اور بتلاتے جاتے تھے -
سب سے پہلے اعلی حضرت پختہ بارک کے اول دو کمرون مین تشریف لاے اور یہان اکونٹ
ن کا معائنہ کیا، کالج کے حساب کتاب کے رجسٹر اور حساب رکھنے کا طریقہ ملاحظہ فرمایا -
نہ بارک کے چند کمرون کے اندر تشریف لیئے گئے اور جس طریقہ اور سلیقہ سے طلبا رہتے
اسے دیکھا، باقی کمرون کو برآمدہ مین سے دیکھتے ہوے سالار منزل یعنی ڈائننگ ہال مین
یف لاے،، اور یہان سر سالار جنگ کے عطیہ اور امداد کی یادگار مین جو فارسی کتبہ دیوار مین
سب سے اول سے آخر تک پڑہا کتبہ کے آخر مین سر سید کے دل سے نکلا ہوا یہ شعر

سر سالار جنگ کی شان میں کندہ ہے۔

اجرش دہد خدا سے کہ کرد ست یاوری		باآن کسان کہ ناصر و یاور ند اشت

اُسے پڑھ کر ہز مجسٹی بہت متاثر ہوئے پھر ڈائننگ ہال سے جنوبی لین کے کمرے ملاحظہ فرماتے ہوئے اعلیٰ حضرت صدر دروازہ سے پھر سوار ہوئے اور سر ہنری میکموہن و نواب محسن الملک بہادر کو اپنی گاڑی میں بٹھایا اور براہ ظہور گیٹ انگلش ہاؤس کو روانہ ہوئے راستہ مین میکڈانل بورڈنگ ہاؤس اور ممتاز بورڈنگ ہاؤس کے قریب سے گزرتے ہوئے ہز مجسٹی سے عرض کیا گیا، کہ میکڈانل بورڈنگ کی تعمیر مین گورنمنٹ نے ۲۰ ہزار عنایت کیا ہے، اور ممتاز بورڈنگ ہاؤس نواب فیاض علیخان صاحب پریسیڈنٹ کالج کی عطیہ رقم پچاس ہزار سے تعمیر ہوا ہے۔ ممتاز بورڈنگ کی خوبصورت وضع اور پریسیڈنٹ کی فیاضی پر ہز مجسٹی نے اظہار پسندیدگی فرمایا۔ اور انگلش وارڈ تشریف لے گئے۔ پرنسپل اور خان بہادر فضل اللہ خان صاحب بھی ہمراہ تھے۔

انگلش ہاؤس

یہان مسٹر ریس ہاؤس ماسٹر اور مس ہیرس لیڈی سپرنٹنڈنٹ حاضر تھے۔ ہز مجسٹی بچون کے سونے، دکھانے، نماز اور غسل اور سبق پڑھنے کے کمرے ملاحظہ کئے، اور انگریزی طریقہ پر بچون کے رہنے سہنے کو دیکھکر فرمایا کہ وہ لوگ اس طریقہ پر مسلمان بچون کے رہنے سے پر اعتراض کرتے ہین، مگر مین اسمین کچھہ مضائقہ نہین دیکھتا، مین خود اسی طریقہ پر رہتا ہون۔ جو بات دیکھنے، اور خیال کرنے کے لائق ہے وہ یہ ہے، کہ مسلمان بچے اپنے اسلامی عقائد سے واقف ہون ارکان اسلام کے پابند ہون، پھر جو چاہین پڑھین اور جس طرح چاہین رہین اس مین کچھہ ہرج نہین ہے۔

اسکے بعد بچون کے سبق یاد کرنے کے کمرہ مین تشریف لے گئے، وہان مسٹر ریس نے

یون کی جس مین بچون کے پڑہنے کے قرآن شریف اور سیپارے بھی رکھے ہین
ملاحظہ کرائی۔ اعلی حضرت نے فرمایا "کہ مین قرآن شریف کو بالاے طاق دیکھنے
ہون، بلکہ اس بات کا متلاشی ہون کہ بچے اسکو پڑہتے ہین یا نہین، اگر پڑہتے ہین
خلاق اور طبیعت مین اسکا اثر ہے کہ نہین" اس پر مسٹر ریس نے چار لڑکون کو ہز مجسٹی
مین پیش کیا کہ ان کا امتحان کر لیا جاے۔ ہز مجسٹی نے فرمایا کہ "مین اسطرح منتخب
ا امتحان نہین کرنا چاہتا۔ مین اگر امتحان لونگا تو خواہ ایک دو کا امتحان لون یا پوری
، مگر انتخاب خود کرونگا اور جس سے چاہونگا اور جو سوال چاہونگا دریافت کرونگا"
ہز مجسٹی نے باورچی خانہ اور بچون کے حمام کے کمرے ملاحظہ کئے اور انکی صفائی دیکھ کر
ے۔ ازان بعد گاڑی مین سوار ہوکر کالج کے صدر دروازہ سے واپس پختہ بورڈنگ
مین داخل ہوے اور مسقف شاہ راہ سے ظہر کی نماز کے لیے مسجد مین تشریف لیگئے
دروازہ پر آنریری سکرٹری نے علماء اور مشایخ کو اعلی حضرت کے حضور مین پیش کیا
رفی کی۔

امتحان دینیات

ز مجسٹی نماز پڑہکر نظام میوزیم مین تشریف لاے اور وہان اعلی حضرت نے طریقہ تعلیم انگریزی
یا" اور مسٹر ٹول اور مسٹر الیش کرانٹ نے جسطرح کالج مین دیا جاتا ہے اعلی حضرت کے
درس دیا۔ اعلی حضرت نے طریقہ تعلیم انگریزی دیکھکر فرمایا کہ "یہ سب اچھا ہے مگر مین زیادہ
کی تعلیم دیکھنا چاہتا ہون" اسپر مولوی عباس حسین صاحب پروفیسر شیعہ
ایک جماعت لیکر حاضر ہوے۔ جب اعلی حضرت کو معلوم ہوا کہ یہ شیعہ ہین تو آپنے فرمایا کہ
ر شیعہ سے واقف نہین ہون مین انکا امتحان کیونکر لے سکتا ہون۔ ممتحن وہ ہونا چاہیے
ن چیزون سے واقف ہو جنہین امتحان لیا جاے" اسپر مولوی عبید اللہ صاحب

انصاری ناظم دینیات طلبائے اہل سنت وجماعت کو لیکر حاضر ہوئے - اس مو
آنریری سکرٹری اور پرنسپل اور جائنٹ سکرٹری حاضر تھے -

اعلی حضرت نے سب کو ایک حلقہ مین کرسیون پر بیٹھنے کی اجازت دی اور پھر اُن
مین سے اپنی مرضی کے موافق ایک ایک طالب علم کی طرف اشارہ کیا اور اُسکو ا
بلایا، اور اُس سے خود سوال کیئے ایک گھنٹہ تک اعلی حضرت مختلف لڑکون سے مختا
سوالات کرتے رہے - خدا کا شکر ہے کہ ہمارے طلباء نے سوائے دو ایک سوا
جن مین سے بعض کی نسبت خود ہز مجسٹی نے فرمایا کہ "خیلے سخت است" باقی
صحیح اور درست دیئے سوالونکا صحیح جواب سنکر اعلی حضرت "درست" اور "شاباش"
اپنی خوشنودی کا اظہار فرماتے تھے -

مسایل اور عقاید کے بعد ہز مجسٹی نے وہ سورتین اور دعائین وغیرہ جو نماز
مختلف ارکان مین پڑہی جاتی ہین، طلباء سے پڑھوانی چاہین اور ایک طالب علم کو
اسوقت تک ہز مجسٹی کے سوالات کے جواب دینے کا یہ قاعدہ تھا کہ طالب علم اپنی کر
اٹھکر آتا اور ہز مجسٹی کے سامنے کھڑا ہوکر جواب عرض کرتا - لیکن اب ہز مجسٹی نے ایک
منگواکر اپنے سامنے رکھوائی اور طالب علم سے جسکا نام علی الدین ہے فرمایا کہ "یہ
نہیں کہ ہم بیٹھے رہین اور تم کھڑے ہوکر قرآن سناؤ تم ہی بیٹھو اور قرآن مجید مین سے جو یا

امتحان کا آخری سین

کسیکو وہم وگمان بھی نہ تھا کہ یہ جزو ضمیمت شیر افغانستان کو زار و قطار رولا کر اُ
اسنے نہایت خوش الحانی کے ساتھ اعوذ و بسم اللہ کے بعد صاف آواز اور خالص
مگر شیرین تر از نبات لہجہ اور قرات مین - ان فی خلق السموات والارض واختلاف اللیل
لایات لاولی الالباب الخ سورۃ آل عمران کا یہ رکوع سنانا شروع کیا، دو چار ہی آیتون

المارئ کم مین ایک سمان باندہ دیا - اسکی آواز، عمدہ قرات، مصری لہجہ، اوران ایات کے
ہز مجسٹی، اور کلام پاک کی فصاحت، اور موقعہ کی عظمت ان تمام باتون کے مجموعی اثر نے
نہین آ محو اوران پر وجد کی کیفیت پیدا کردی، جو کھڑے تھے وہ نقش بدیوار تھے اور جو
پر بیٹھے تھے وہ بت بنے ہوے تھے - سب سے زیادہ متاثر وہ ہوا جو اس مجمع مین
سوئی بلند مرتبہ اور قوی شوکت تھا، یعنی خود اعلی حضرت ہز مجسٹی! آنکھون سے آنسو جاری
رخسارون سے ڈاڑہی تک مسلسل چلے آتے تھے، جب تک یہ رکوع ختم ہو دو
ون سے تر ہو چکے تھے - رکوع کا ختم ہونا ایک مقدس نغمہ کا تھمنا تھا، تمام حاضرین
روحانی سناٹا محسوس کیا اور سب سے پہلے ہز مجسٹی کی آواز سنائی دی "الحمد للہ الحمد للہ"
کالج کثرت کرسی سے کھڑے ہو گئے - اور نہایت زور اور جوش کے ساتھہ بار بار زبان
کبھی اردو مین فرماتے تھے کہ "جو کچھہ بدگوئی اس کالج کی لوگون نے مجھہ سے کی سب
غلط، سب جھوٹ ہے" کبھی انگریزی مین سر ہنری سیکمون کی طرف دیکھکر شد و مد
بلکہ ارتے تھے کہ "They are liars" کبھی فارسی مین زور دیکر کہتے تھے کہ
طلبا است وکذب و بدگوئی - امتحان ختم ہونے کے بعد ہز مجسٹی سے سر ہنری سیکمین نے کہا

No doubt your Majesty is a good

شک نہین آپ بڑے ملا ہین" اسکے جواب مین ہز مجسٹی نے ارشاد کیا -

"Yes! but I am three things: I am a
I am a Soldier, I am a King!!

ہے! بلکہ مین تین چیز ہون مین ملا ہون، مین سپاہی ہون اور مین بادشاہ ہون

الات امتحان پر خود ہز مجسٹی کی راے

ہز مجسٹی نظام میوزیم کے برآمدہ مین تشریف لائے اسوقت صاحبزادہ آفتاب احمد خان

صاحب موجود تھے اُن سے مخاطب ہوکر ہز مجسٹی نے فرمایا کہ "مینے طالب علموں
لیا اور مین بہت خوش ہوں کہ وہ سب امتحان مین کامل اور پورے نکلے اور اکثر میر
ایسے تھے کہ اچھے پڑہے لکھے مسلمان پانچ سوالوں مین سے بمشکل دو سوالوں کا جو
تھے، مگر اس کالج کے طالب علموں نے قریباً سب کا صحیح جواب دیا"

اسٹریچی ہال مین ایڈریس کا دیا جانا

اسٹریچی ہال مین اس کثرت سے باہر اور اندر لوگ جمع تھے کہ طالب علموں کو
جگہہ نہ مل سکی اور تمام حاضرین اعلی حضرت کی زیارت اور آپکی زبان فیض ترجمان سے ایڈ
جواب سننے کے بیحد مشتاق تھے اور بوجہ تاخیر ہونیکے جو امتحان دینیات کے سبب
ہوئی نہایت بیچین ہو رہے تھے - جب اعلی حضرت اسٹریچی ہال مین تشریف لا
سب لوگ سرو قد تعظیم کے لئے کھڑے ہوگئے - اور ہز مجسٹی ڈیز پر نقرئی کرسی پر
ہوے - مولوی محمد حبیب الرحمن خان صاحب نے ایڈریس پڑہنے کی ا
چاہی اور خان بہادر محمد مزمل اللہ خان صاحب نے اجازت عطا ہونے کے
بلند آواز سے ایڈریس سنانا شروع کیا - اعلی حضرت نے ایڈریس کو نہایت توجہ
لیکن صرف اسی حد تک جہاں سے تعلیم دینیات کا ذکر شروع ہوتا ہے، سنکر بلند آ
فرمایا "کہ اسکے پڑہنے کی اب ضرورت نہین ہے مین خود دینیات کا امتحان ابھی
اور مجھے اسکی پوری حالت معلوم ہوگئی ہے - شنیدہ کے بود مانند دیدہ" اسکے
اپنی کرسی سے کھڑے ہوے اور یہ تقریر فرمائی - آپ ایک ایک جملہ فارسی مین ار
جاتے تھے اور آپ کا خاص ترجمان اردو مین اوسکا ترجمہ کرتا جاتا تھا -

تقریر ہز مجسٹی شاہ افغانستان

ہز مجسٹی: اکثر مردم در باب این کالج قسم قسم سخنها می گفتند لاکن ما آمدیم برائے علم آوری - و ما شکر
نیست آنها گورنمنٹ انڈیا کہ اوجازت داد این را کہ درین کالج کہ اکثر مردم اسلام کہ درین جا آمدند
... خالا آمدم بر سر مطلب - امروز کہ ما آمدیم یقیم بسیار درست - و آنچہ معلوم بود از اصول
... سوال کردیم از شاگردان کہ درین کالج بودند و شاگردی کنیم او بار شکر می کنیم کہ این
... پور در عقائد اسلامی خود کامل و مکمل اند اول کسے کہ درین باب گویان بزبان پند کند او
... ہم بود - ما گاہے نخواہیم گفت کہ کسے از علوم یورپ نخواند - بخواند و بخواند و بخواند!
علمائے ... مسلمانی چنانچہ خود ما در افغانستان یک کالج حبیبیہ بنا کردہ ایم در وہم جاری
کالج ... لاکن بعد ازین کہ شاگردان پورا مسلمان شوند و این شاگردان کہ امتحان
... در اصول دین درست و کامل اند - لاکن ما افسوس میکنیم کہ ما امداد کالج مکمل درین
... نتوانیم چونکہ در دولت خود از برائے این کار محتاجیم - سرزمین و با این ہم
بلکہ ... ہمیشہ ہمیشہ ما سے پنج صد روپیہ می دہیم و نصیحت ما خواہد بود کہ طلبائے مسلمان اول ہمین
طلبائے ... از امتحان گرفتیم اول ہمین قدر تعلیم دینی دادہ شود بعد ہم فارسی روگردانند گردانیده
صد ... سالا یکمشت ... اینکہ ما کہ این سالانہ نیست ہا بیست ہزار روپیہ می دہیم - سلام
اسی ... مسلمانان کہ درین جا حاضر ہستند ہمہ را با مان خدا می سپاریم و وداع می کنیم
فی الحال ... خود میبریم و اشتباہ با استولیان این کالج (ٹرسٹیان) کہ بست فریج کشن ...
باہم تان ہنجوریم وی روئیم - سلام

ترجمہ

... لوگ اس کالج کے بارہ میں طرح طرح کی باتیں کرتے تھے، لیکن ہم اوسکے معلوم کرنے کیلئے

اسے اور ہم گورنمنٹ انڈیا کے شکر گذار ہین کہ اوسنے ہمکو اجازت دی کہ ہم کالج کو جہان مسلمان جمع ہین معاینہ کرین - اب ہم مطلب کی بات کہتے ہین - ہم پختہ ارادہ سے معلوم ہے آئے - طالب علمون سے جو کالج مین تھے ہمنے سوالات کیئے ہم خدا کے ہین اور پھر شکر کرتے ہین کہ یہ طالب علم اسلامی عقیدون مین کامل اور مکمل ہین -

پہلا وہ شخص جو یدگویون کی زبان کو زبان سے بند کرے وہ مین ہونگا ہم یہ نہین کہینگے کہ کوئی شخص یورپ کے علوم نہ پڑھے - پڑھے - اور پڑھے - اور پڑھے مگر بعد تکمیل مسلمانی کے - چنانچہ ہمنے خود افغانستان مین ایک کالج جیسیہ کالج کے قایم کیا ہے، اوسمین بھی مغربی علوم ہمنے جاری کیئے ہین - مگر اوسکے بعد کہ آدمی پورا ہوجاوے - یہ طلبا جنکا ہمنے امتحان لیا ہے سب کے سب علوم دین مین درست کامل ہین - اب ہم عملی مدد دینا چاہتے ہین لیکن ہم افسوس کرتے ہین کہ ہم کالج کی پوری امداد کرسکتے، کیونکہ ہم کو اپنی سلطنت مین اس کام کی ضرورت ہے - باوجود اسکے ہم ہمیشہ پانسو روپیہ ماہوار دیتے رہینگے - ہماری یہ نصیحت ہے کہ اول مسلمان طلبا کو اسقدر تعلیم دیجاوے جیسین کہ ہمنے آج امتحان لیا ہے، اوسکے بعد جسطرف وہ توجہ کرین کرنے دو اسوقت یکمشت ایک دم کہ یہ سالانہ نہین ہے بیس ہزار روپیہ عطا کرتے ہین - والسلام

مکرر - جتنے مسلمان یہان حاضر ہین سب کو ہم خدا کی امان مین سونپتے ہین اور الوداع کرتے ہین - اور اب اپنے قیام گاہ کو جاتے ہین - آج شب کو متولیان یعنی ٹرسٹیان کالج ساتھ کہ جملہ پچیس اشخاص ہین طعام تناول فرماینگے - اب ہم جاتے ہین - والسلام

ہز مجسٹی کی اسپیچ کے درمیان مین حاضرین کا شور و جوش بار بار ظاہر ہوتا تھا اگرچہ اول اول چیرز سے احتراز کیا گیا لیکن دو چار جملے سننے کے بعد حاضرین ایسے وارفتہ ہوسے کہ چیرز کے شور سے کئی کئی لمحہ ہز مجسٹی کو دوسرا جملہ کہنے کے لئے رکنا پڑا - ترجمان نے جو اسپیچ کا لفظ بلفظ ترجمہ ہز مجسٹی کے قریب کھڑا ہوا حاضرین کو

تا تھا، کئی بار ہاتھ کے اشارے سے حاضرین کے شور و جوش کو روکنا چاہا،
ہز مجسٹی نے ترجمان کو روک دیا اور فرمایا کہ "منع نہ کرو جس طرح پر اُن کا دل چاہتا ہے
الماء ہز مجسٹی چیرز دینے دو"، اس پر چیرز اور خوشی کے نعروں کا وہ زور ہوا کہ دیر دیر تک اسٹریچی ہال گونجتا رہا۔
نہیں ایڈریس ایک نقرئی صندوقچہ میں رکھکر نواب ممتاز الدولہ نے پیش کیا جو دہلی
تو اُس کاریگری اور سادہ کاری کا اعلےٰ نمونہ تھا، اور اُس
سوتی کا شش جہت میں کالج کی عمارات مسجد و صدر دروازہ و اسٹریچی ہال و مقبرہ سر سید
الرکلو تصویریں اور دولت افغانستان کے نشان محراب و ممبر اور کالج کے ہلال و کھجور اور
اور تاج کی تصاویر جو ہاتھی دانت پر دستی بنائی گئی تھیں، گول اور بیضوی شفاف آئینوں
الکرسی جڑی ہوئی جھلک رہی تھیں اور اندر سب سے اعلیٰ حضرت کی اونکے نیچے سر سید کی
علماء اونکے راست و چپ پر نواب فیاض علی خان پریسیڈنٹ اور نواب
کالج محسن الملک سکرٹری کی تصویریں قلم کے کام کی ہاتھی دانت پر بنی ہوئی
کسی میں۔ ایڈریس کئی سطلا اور مذہب ورقوں پر قلمی نہایت خوش خط لکھا ہوا تھا اور ایک
نہایت خوش وضع زریں کارچوبی خریطہ میں ملفوف تھا۔
بلکہ اسپیچ کے بعد ہز مجسٹی اپنے جائے قیام یعنی بیک منزل کو تشریف لے گئے اور
طلباء گارڈن پارٹی میں تشریف لانے سے بوجہ تکان عذر فرمایا۔
صدر شب کو تمام کالج کی عمارات اور احاطہ بورڈنگ کے چاروں طرف روشنی کی گئی اور
اسر شاہ راہ یعنی مسقف راستہ کے ہر طرف چینی لالٹینیں اور قمقموں کی روشنی سے صحن
مخالف کالج بقعۂ نور بنا ہوا تھا۔ دن اگر عید گزرا تھا تو رات دیوالی کا سماں دکھا رہی تھی۔ ساڑھے
سات بجے ڈنر کا وقت مقرر تھا اس سے پیشتر ہز مجسٹی نے نواب فیاض علیخان
بہادر پریسیڈنٹ اور نواب محسن الملک بہادر سکرٹری اور خان بہادر مزمل اللہ خان
اور نواب وقار الملک اور صاحبزادہ آفتاب احمد خان اور حکیم اجمل خان اور نواب

سعید الدین احمد خان اور شیخ عبد اللہ ٹرسٹیان کو باریابی کی عزت بخشی اور مبلغ بیس ہزار
روپیہ کے کرنسی نوٹ بابت عطیہ یکمشت اور چھ ہزار نقد ایک سال کے عطیہ دوامی
کی بابت پیشگی عطا فرمایا۔ اور اپنے دست مبارک سے وہ تحریر جسکا وعدہ فرمایا تھا
لکھکر عنایت کی جو ذیل میں نقل کی جاتی ہے اور جو کالج کی نہایت بیش قیمت سند
ہیں آب زر سے لکھکر ہمیشہ ہمیشہ محفوظ رکھنے کے لائق ہے۔

نقل سند

ہو اللہ

(نشان محراب و منبر)

بتاریخ یوم چہار شنبہ غرہ ماہ ذیحجہ الحرام ۱۳۲۴ھ مقدس مطابق شانزدہ
جنوری ۱۹۰۷ء جہت ملاحظہ علیگڈہ کالج آمدم۔ اگرچہ از زبان بعضے مردم درباب شاگرد
کالج موصوف شنیدہ بودم کہ در عقائد اسلامیہ خود درست نمی باشند۔ اما خود من
بحضور خود و بزبان خود از شاگردان کالج موصوف امتحان بعضے عقائد ضروری اسلام
و مسائل نماز و روزہ را گرفتم۔ تمام سوالہا ے مرا بطریق عقائد اہل اسلام جواب
گفتند۔ و سر رشتہ تعمیر کالج مذکور و طریقہ بود و باش طلباء را ہم ملاحظہ کردم خیلے موزوں
و درست است۔ بعد ازان کہ اطفال اہل اسلام بعقائد اسلامی ضروری و فرائض اسلام
دانستہ شوند ہر گاہ شروع درس مروجہ یورپ را بکنند ہیچ عیبے نیست۔

(دستخط اشرف) سراج الملتہ والدین

ترجمہ سند

بتاریخ یکم ذی الحجہ ۱۳۲۴ھ ہجری مطابق ۱۶ جنوری ۱۹۰۷ء یوم چارشنبہ ہم
کے ملاحظہ کے لیے آئے۔ اگرچہ بعض لوگون سے ہم نے سنا تھا کہ یہان کے
کو عقائد اسلامیہ مین ٹھیک نہین ہوتے۔ مگر ہم نے خود اپنے حضور مین اپنی زبان
کالج موصوف کے طلباء کا بعض ضروری عقاید اور روزہ نماز کے مسائل مین امتحان
ہمارے تمام سوالون کے اسلامی عقائد کے موافق اونھون جواب دئے۔
عمارات کالج مذکور اور طریقہ بود و باش طلباء کو ہمنے خود ملاحظہ کیا نہایت موزون
ست ہے۔ جب مسلمان طلباء اسلامی عقائد اور فرائض مذہبی سے اگاہ ہوجائین
اس مروجہ یورپ کو شروع کرین تو کوئی عیب نہین۔

عطیات

بیس ہزار روپیہ یکمشت جو اعلیٰ حضرت نے عطا فرمایا اور پانچسو روپیہ ماہانہ دوامی
سرمایہ بحساب پرامیسری نوٹ کے ایک لاکھ اکتر ہزار چار سو روپیہ ہوتا ہے۔
جب دو لاکھ روپیہ کے اعلیٰ حضرت نے دیا اور علاوہ اوسکے دس ہزار روپیہ
احمد سعید خان صاحب نے اعلیٰ حضرت کی تشریف اوری کی یادگار مین دینے
کیا ہے اور نواب میر سردار علی خان نے سات ہزار روپیہ عربک اسکالرشپ
لیے جو اعلیٰ حضرت کے نام سے موسوم ہوگا دینے کا وعدہ کیا اور راجہ
د علی خان صاحب رئیس جہانگیر آباد نے تعلیم نسوان کے لیے تین ہزار
دینے کا اقرار کیا۔

خاتمہ

ہز مجسٹی کی تشریف آوری مدرستہ العلوم کے حق مین ایک غیر متو کامیابی اور اُسکی تاریخ مین آب زر سے لکھنے کے لائق واقعہ ہے۔ ایک و تھا کہ لوگ ممالک اسلامی مین جاکر اس کالج اور اُسکے بانی کے متعلق کفر و تکفیر فتوی حاصل کرکے لاتے تھے اور وہ سند ہوتے تھے، یا یہ زمانہ ہے کہ ممالک اسلامی کا ایک جلیل القدر بادشاہ خود کالج مین آکر اُسکے برعکس سند اور کیسی س جس مین ذاتی تحقیقات اور خود امتحان لیکر عین الیقین حاصل کرنے کے بعد سچی بے لاگ راے کا اظہار ہے، اس کالج کو عنایت کر گیا اور کالج اور اسکی تعلیم متعلق کفر و بد دینی کے تمغے کے بجاے جو اپنے ہی دشمن مسلمانون نے اُسے رکھا تھا، ایک چمکتا ہوا سرخروئی اور دین داری کا تاج نصیب ہوا۔ اس تائید ایز پر خدا کا شکر ادا کرنا چاہیے، اور گورنمنٹ کی عنایت کا بھی اعتراف لازم ہے، جسکی مہربانی سے ایسا زرین موقع کالج کو میسر ہوا جس نے اُسکی تاریخ مین ایک نیا قایم کیا اور تازہ عزت بخشی۔ اس موقعہ پر اتنا بڑا مجمع ہر صوبہ شہر اور ہر فرقہ اور کے مسلمانون کا فراہم ہونے مین غالبا سب سے بڑی مشیت یہی تھی، کہ ایک د عام مین شاہ افغانستان جیسے مسلم الثبوت اور عالی مرتبہ مسلمان حکمران کی زبان اعلان ہو جاوے کہ علیگڈہ کالج جس پر اب تک کفر و ضلالت کا الزام رکھا جاتا تھا مسلمانون کا کالج ہے، وہان کے طلبا، پکے مسلمان ہین اور اپنے دین سے واقف ہین دینیات کی تعلیم قابل اطمینان ہے اور اس مدرسے کی مذمت کرنے والے جھوٹے اور کاذب اور ان بدگویون کا منہ بند کرنے والون مین سب سے اول اعلی حضرت امیر کابل اکو